۱	عشرہ محرم و عزا حسینی کا آغاز امام حسین (علیہ السلام) کا قصر بنی مقاتل میں قیام ۱: حضرت ادریس (علیہ السلام) کا آسمان پر جانا ۲: حضرت زکریا (علیہ السلام) کی دعا کا قبول ہونا	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محرم حرام مہینوں میں آخری مہینہ ہے اس مہینے کی آمد پر اہل بیت کے دل سوختہ شیدائی سوگ و عزا کا سیاہ لباس پہنتے ہیں اور عزیزِ فاطمہ (س) کی عزاداری کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ وہ سیاہ جامہ زیب تن کرکے ان ایام غم و حزن میں حضرت سیدالشہداء علیہ السلام کی عزاداری کی مجالس بپا کرکے کوشش کرتے ہیں کہ عزاداری کا حق ادا کریں۔ شیعیان آل محمد (ص) اور حسین (ع) کی راہ کے رہرو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ انہیں حقیقی عزاداری کی توفیق عطا فرمائے اور روز قیامت انہیں اہل بیت (ع) کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ امام رضا علیہ السلام نے یکم محرم الحرام کے دن اپنے ایک صحابی "ریان بن شبیب" سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابن شبیب! عرب جاہلیت کے زمانے میں محرم الحرام کے ایام میں جنگ کو حرام سمجھتے تھے لیکن اس امت نے اس مہینے کا احترام پامال کردیا اور پیغمبر خدا (ص) کی حرمت کا پاس نہیں رکھا۔ امتیوں نے اس مہینے میں ہمارا خون حلال قرار دیا اور ہماری بے حرمتی کا ارتکاب کیا اور ہمارے بچوں اور خواتین کو اسیر کیا اور ہمارے خیموں کو نذر آتش کیا اور ہمارے اموال کو لوٹ لیا اور ہمارے حق میں رسول اللہ (ص) کی حرمت کا لحاظ نہیں رکھا۔ اس کے بعد امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک یومِ شہادتِ حسین (ع) نے ہماری آنکھوں کی پلکوں کو زخمی کردیا، ہمارے آنسوں کو رواں کردیا اور ہمارے عزیزوں کو کربلا میں شہید کیا اور رنج و مصیبت کو روز جزا تک ہمارے خاندان کے لئے ورثے کے طور پر چھوڑا۔ پس رونے والوں کو

۳: جناب محمد بن حنفیّہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات	حسین علیہ السلام پر رونا چاہئے کیونکہ امام حسین (ع) کے لئے گریہ، گناہان کبیرہ کو مٹا دیتا ہے۔(مرحوم آیت اللہ میرزا جواد ملکی تبریزی کے نصائح)
۴: اصحاب فیل کا مکہ میں داخل ہونا	امام حسین (علیہ السلام) پہلی محرم ۶۱ ہجری کو کربلا سے نزدیک قصر بنی مقاتل میں داخل ہوئے اور وہاں پر قیام کیا، اچانک آپ نے وہاں پر ایک خیمہ دیکھا، آپ نے پوچھا: یہ کس کا خیمہ ہے؟ جواب دیا: عبیداللہ بن حر جعفی کا خیمہ ہے۔ فرمایا: اس کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ عبیداللہ نے امام حسین (علیہ السلام) کے قاصد سے کہا: میں کوفہ سے اس لئے باہر آیا ہوں کہ شاید امام حسین کوفہ میں داخل ہوں اور میں وہیں پر رہوں، خدا کی قسم میں ان کو دیکھنا نہیں چاہتا بلکہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ مجھے دیکھیں۔ قاصد نے واپس آکر اس کی باتوں کو نقل کیا۔ امام حسین (علیہ السلام) خود اس کے پاس تشریف لے گئے، اس نے پھر وہی کلمات جاری کئے، آپ نے فرمایا: اگر میری مدد نہیں کرتے ہو تو مجھے قتل کرنے کی فکر مت کرنا، خدا کی قسم جو بھی میرے استغاثہ کو سنے گا اور میری مدد نہیں کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس نے کہا: انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا اور وہ ہمیشہ کے لئے سعادت سے محروم ہو گیا (۱۔ حوادث الایام، ص ۱۲)۔
اعمال **نماز** اس تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ قدر پڑھے اور نماز کے بعد خدا کی راہ میں صدقہ دے، جو بھی یہ عمل انجام دے گا تو خداوند عالم اس کو اس مہینہ	۱: اس روز حضرت ادریس نبی (علیہ السلام) کو آسمان پر اٹھالیا گیا، حضرت ادریس، حضرت آدم (علیہ السلام) کی وفات کے بعد دو سو سال تک رسالت پر مبعوث رہے۔ آپ کو حکومت اور نبوت دونوں عطا کی گئی تھیں لیکن پھر بھی آپ مسجد سہلہ میں رہتے تھے، آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سوئی سے لباس بنایا اور قلم سے لکھا اور دنیا میں بہت سے شہروں کی بنیاد رکھی، مصر کے مغرب میں "ہرمان" کو آپ ہی نے تاسیس کیا تھا۔ یہ دو عظیم عمارتیں ہیں جس کی شکل چار مثلث پر مشتمل ہے ہر

میں تمام پریشانیوں سے محفوظ رکھے گا (ا۔ مفاتیح نوین، ص ۵۸۳۔)۔

حضرت امام علی ابن موسی الرضا (علیہ السلام) سے نقل ہوا ہے کہ رسول گرامی اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ) پہلی محرم کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھوں کو بلند کرکے تین مرتبہ اس دعا کو پڑھتے تھے جو بحار الانوار کی ۹۵ویں جلد کے صفحہ نمبر ۳۳۳ پر اور کتاب اقبال الاعمال میں صفحہ نمبر ۵۵۳ پر بیان ہوئی ہے اور اس کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے:

اللهم انت الاله القديم، وهذه سنة جديدة، فاسئلک فيها العصمة من الشيطان، والقوة على هذه النفس الامارة بالسوء۔۔۔

"خدایا تو ازلی معبود ہے اور یہ نیا سال ہے، اس نئے سال میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور اس نفس پر قوت کی توانائی عطا فرما جو برائی کا

ضلع کا دوسرے ضلع سے چار سو ہاتھ کا راستہ ہے اور ہر ایک کی بلندی چار سو ہاتھ ہے، یہ عمارت چھے مہینہ میں تیار ہوئی تھی (وقایع الایام، ص ۱۳۸۔)

۲: حضرت زکریا (علیہ السلام (پیغمبر بنی اسرائیل) کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ ہمیشہ آپ خدا سے اولاد کی دعا کرتے تھے اور عرض کرتے تھے: پرودگارا! میری ہڈیاں کمزور اور میرے بال سفید ہوگئے، مجھے ایسا بیٹا عنایت فرما جو میرا اور آل یعقوب (علیہ السلام) کا وارث ہو۔ اس روز آپ کی دعا قبول ہوئی۔ خطاب ہوا: اے زکریا! آپ کو یحیٰی کی بشارت دیتے ہیں، لیکن زکریا نے تعجب سے عرض کیا: میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے، فرشتہ کے ذریعہ جواب آیا: یہ میرے لئے آسان ہے اور یحیٰی آپ کی بیوی "ایشاع" جو کہ حضرت مریم کی خالہ تھی سے نو رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔ یحیٰی، حضرت مریم بنت عمران کے خالہ زاد تھے بعد میں حضرت یحیٰی (علیہ السلام) کو اپنے والد حضرت زکریا (علیہ السلام) سے بچپنے میں کتاب و حکمت میراث میں ملی، جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: (يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿مریم: ۱۲﴾) (حوادث الایام، ص ۱۲۔)

۳: خالد بن ولید نے ابوبکر کے حکم سے مالک ابن نویرہ کے قبیلہ پر مرتد ہونے کی تہمت لگا کر حملہ کیا۔ ان کے مردوں کو ناحق قتل کردیا اور ان کی عورتوں کو قیدی بنالیا۔ قیدیوں کے درمیان "خولہ حنفیہّ" بنت جعفر ابن قیس مشہور بہ حنفیہّ بھی تھیں۔ مسجد پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) میں ابوبکر کے ساتھ مناظرے ہوئے اور آخرکار حضرت علی (علیہ السلام) نے خولہ حنفیہّ سے شادی کرلی، شادی کے بعد

حکم دیتا ہے"۔(۲۔ مفاتیح نوین، ص ۵۷۹۔)

روزہ

امام رضا (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ "جو اس دن روزہ رکھے اور خدا سے اپنی حاجت طلب کرے تو خدا اس کی دعا کو قبول کرے گا، یہ وہی روز ہے جس دن حضرت زکریا (علیہ السلام) نے خداند عالم سے اولاد کی دعا مانگی اور خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور یحییٰ (علیہ السلام) کو عطا فرمایا (۴)۔

ا۔ مفاتیح نوین، ص ۵۸۳۔

قرآن

سورہ حمد کو سات مرتبہ پڑھنا (مفاتیح نوین، ص۵۷۹۔)۔

۱۶ ہجری میں محمد حنفیہّ پیدا ہوئے،آپ بہت شجاع، دلاور شخص تھے،آپ نے جنگ جمل اور نہروان میں شرکت کی۔

آپ کا پہلی محرم ۸۱ ہجری کو ۶۵ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے، بعض مورخین کے بقول آپ کی وفات طائف میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

آپ جسمانی بیماری کی وجہ سے کربلا میں حاضر نہیں ہوسکے تھے (حوادث الایام، ص ۱۲)۔

۴: نجاشی کے لشکر کے ایک سردار ابرہہ نے شہر صنعا میں ایک بہت خوبصورت کلیسا (گرجا گھر) بنوایا اور اس کا نام قلیس رکھا، اور لوگوں کو خانہ کعبہ کی زیارت کرنے سے منع کرتا تھا اور کلیسا (گرجا گھر) کی زیارت کرنے کی دعوت دیتا تھا۔ مصری قبیلہ کا ایک عرب، رات کو وہاں رہا اور اس گھر کے در و دیوار کو نجاست سے اس طرح آلودہ کیا کہ اس کی بو سے پورا گھر متعفن ہو گیا تھا۔

بعض مورخین نے لکھا ہے: اہل مکہ، تجارت کی غرض سے حبشہ گئے اور عیسائیوں کے کلیسا (گرجا گھر) میں داخل ہو گئے اور کھانا بنانے کیلئے انہوں نے وہاں پر آگ جلائی اور اس آگ کو بغیر بجھائے وہاں سے چلے گئے، ہوا چلنے سے وہ آگ سارے گرجا گھر میں پھیل گئی اور وہاں جو کچھ تھا سب جل کر خاک ہو گیا۔

اس کی خبر ابرہہ کو دی گئی، ابرہہ نے ارادہ کیا کہ اس کا بدلہ لینے کیلئے خانہ کعبہ کو خراب کرے۔ اس نے ایک لشکر تیار کیا اور نجاشی سے مدد مانگی، اس نے اس کی مدد کیلئے بہت سے جنگی ہاتھی اور ایک بہت قوی الجثہ ہاتھی اس کے لئے بھیجا۔

ابرہہ لشکر کے ساتھ پہلی محرم کو مکہ میں داخل ہو گیا۔ اس نے حکم دیا کہ مکہ کی چراگاہ میں جتنے بھی مویشی ہیں سب کو جمع کر کے ابرہہ کے لشکر میں لے آئیں (حوادث الایام، ص ۱۱۔)